اب اس آڑ میں نکالا جا رہا ہے۔ ہم امریکہ اور نیٹو کا اخلاص اس وقت مانیں گے، جب وہ سربوں کے خلاف اپنی بری افواج کو کوسووٗ میں بھیجیں گے اور جنگی تاریخ کے بڑے مجرم ملاسوچ کو سزائے موت دینگے اور جلاوطن مسلمانوں کے لاکھوں خاندانوں کو دوبارہ کوسووٗ میں آباد کر کے دکھائیں گے۔ اور کوسووٗ کے مسلمانوں کی آزاد اور خود مختار اسلامی حکومت کو تسلیم کریں گے تو تب ہی ان کے مشکوک کردار کی پوزیشن واضح ہو گی۔ ورنہ ہم اسے نورا کشتی ہی سمجھیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت الشیخ رحمہ اللہ کے خاندان کو صدمہ
آپ کے بھائی جناب نور الحق صاحبؒ کا انتقال

13۔اپریل بروز بدھ بوقت پانچ بجے حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کے خاندان کو ایک عظیم سانحہ سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ کے بھائی جناب نور الحق صاحبؒ مختصر علالت کے بعد اس جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ چار بجے ظہر شہر کے بڑے میدان میں ہوئی جس میں ہزاروں علماء، صلحاء اور عوام نے شرکت کی اور بعد از نماز جنازہ اپنے آبائی قبرستان میں والدین مرحومین کے پہلو میں سپرد خاک کر دئے گئے۔ مرحوم انتہائی نیک سیرت سادہ مزاج اور فقیر منش انسان تھے۔ بعض وجوہات کی بنا پر آپ اپنا تعلیمی سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔ مگر تمام عمر علماء اور طلباء کی خدمت میں گزاری۔ موجودہ وقت میں آپ خاندانِ شیخ رحمہ اللہ کے معدودے چند بزرگوں میں سے تھے۔ جن پر حضرت الشیخ رحمہ اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حضرت الشیخؒ کی اپنے بھائی کے ساتھ انتہائی محبت تھی اور برادر خورد ہونے کے ناطے حضرتؒ آپ کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے۔ حضرتؒ آپ کو اپنے سے جدا تصور نہیں کرتے تھے۔ ان کے درمیان اخوت ومؤدت کا ایک لازوال اور اٹوٹ رشتہ تادم واپسیں قائم رہا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت سے نوازے۔ آپ کی وفات پر کسی قسم کی تشہیر نہیں کی گئی تھی۔ اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ بھی

اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ مگر اس کے باوجود جب لوگوں کو معلوم ہوا تو حضرت الشیخؒ کے عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور آج تک تعزیت کرنے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ دار العلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ 'نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب' مرحوم کے صاحبزادہ احتشام الحق صاحب اور دیگر صاحبزادگان ان تمام حضرات کے شکر گزار ہیں جنہوں نے بغیر کسی اطلاع کے جنازہ میں شرکت کر کے حضرت الشیخؒ کے خاندان کے ساتھ اپنی لازوال محبت کا ثبوت دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ 'کی علالت

گذشتہ دنوں ہندوستان کے متعدد رسائل و جرائد سے یہ افسوسناک اور حزن و درد میں ڈوبی ہوئی اس خبر نے تڑپا دیا کہ حضرت پر فالج کے حملہ کا اثر ہوا ہے۔ اور آپ وہاں کے مقامی ہسپتال میں داخل کر دیے گئے ہیں۔

حضرت مدظلہ کی شخصیت پورے عالم اسلام کیلئے ایک شجر سایہ دار کی مانند ہے۔ اور اس پر بہار درخت پر باد سموم کا معمولی جھونکا بھی ہمارے لیے ناقابل برداشت حد تک تکلیف دہ ہوتا ہے۔ عالم اسلام کی زبوں حالی اور موجودہ حالات میں آپکی شخصیت اور آپکا وجود مسعود ہمارے لیے اور بالخصوص مسلمانان ہند کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ آپ کی عبقریت اور ہمہ گیریت کیوجہ سے نہ صرف برصغیر بلکہ عالم عرب آپ کے علمی مقام کا شیدا اور گرویدہ ہے۔ ایک مریدِ دور افتادہ اور ہجر و فراق کے درد کے مارے ہوئے عاشق کیلئے یہ خبر وحشت اثر کتنی غم انگیز ہوگی اس کا اندازہ اس شخص کو ہو سکتا ہے جو اس قسم کے حوادث سے دوچار ہوا ہو۔ ہم ہزاروں میل دور رہ کر اللہ کے حضور دست سوال دراز کرتے ہوئے صرف یہی دعا کر سکتے ہیں کہ

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

☆☆☆☆☆☆